احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 4دسمبر 2013ء 29 محرم 1435 ہجری 4 فتح 1392ہش جلد 63-98 نمبر 274

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہماری جماعت کوسرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جو پوری طاقت دی گئی ہے۔وہ کمزور سے محبت کرے۔ میں جو یہ سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے،تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا، بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے، حالانکہ چاہئے تو یہ کہ اس کے لئے دعا کرے۔ محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے۔ مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر عفو نہ کیا جائے۔ ہمدردی نہ کی جاوے۔ اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہوجاتا ہے۔ خداتعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرے۔ پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہوتب ایک وجود ہوکر ایک دوسرے کے جوارح ہوجاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ ایک شخص کا بیٹا ہو اور اس سے کوئی قصور سرزد ہو تو اس کی پردہ پوشی کی جاتی ہے اور اس کو الگ سمجھایا جاتا ہے۔ بھائی کی پردہ پوشی۔ کبھی نہیں چاہتا کہ اس کے لئے اشتہار دے۔ پھر جب خداتعالیٰ بھائی بناتا ہے تو کیا بھائیوں کے حقوق یہی ہیں؟ دنیا کے بھائی اخوت کا طریق نہیں چھوڑتے میں مرزا نظام الدین وغیرہ کو دیکھتا ہوں کہ ان کی اباحت کی زندگی ہے۔ مگر جب کوئی معاملہ ہو تو تینوں اکٹھے ہوجاتے ہیں فقیری بھی الگ رہ جاتی ہے۔ بعض وقت انسان جانور۔ بندر یا کتے سے بھی سیکھ لیتا ہے۔ یہ طریق نامبارک ہے کہ اندرونی پھوٹ ہو۔ خداتعالیٰ نے صحابہ کو بھی یہی طریق و نعمت اخوت یاد دلائی ہے۔ اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوت ان کو نہ ملتی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان کو ملی۔ ....خداتعالیٰ پر مجھے بہت بڑی امیدیں ہیں۔ اس نے وعدہ کیا ہے۔ (۔) (آل عمران:56) میں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ ایک جماعت قائم کرے گا جو قیامت تک منکروں پر غالب رہے گی۔ مگر یہ دن جو ابتلا کے دن ہیں اور کمزوری کے ایام ہیں۔ ہر ایک شخص کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنی حالت میں تبدیلی کرے۔ دیکھو ایک دوسروں کا شکوہ کرنا، دل آزاری کرنا اور سخت زبانی کرکے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے۔ اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔ پچھلے سلسلے منقطع ہوگئے ہیں۔ خداتعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر غریب بچے جوان بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں ان کو فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں، کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں گو باپ جدا جدا ہوں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔

(ملفوظات جلد دوم ص 264)

ایک پسر شہید سے شفقت

احد کے ایک شہید حضرت عبداللہؓ تھے جنہوں نے اپنے پیچھے اپنے بیٹے حضرت جابرؓ کے علاوہ 9 بیٹیاں چھوڑیں۔ حضرت جابرؓ کو مغموم دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے سبب پوچھا تو انہوں نے عرض کیا بہنوں کی ذمہ داری کے علاوہ قرض بھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی ساہوکاروں کا سارا قرض ادا کرنے کا انتظام کروایا۔ حضرت جابرؓ کی شادی کے بعد ایک سفر میں ان سے ایک اونٹ خریدا اور پھر وہ اونٹ مع قیمت ان کو واپس کرکے ان کی امداد کے سامان کئے اور ان سے مزید وعدہ فرمایا کہ ''جب بحرین کا مال آئے گا تو میں اس اس طرح تمہیں دوں گا''۔ حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں جب وہ مال آیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا وعدہ پورا کر دکھایا۔

(بخاری کتاب المغازی باب اذھمت طائفتان حدیث نمبر 3747 وکتاب الحوالات باب من تکفل حدیث نمبر 2132)

ایم ٹی اے وحدت کا ذریعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کی جو نعمت اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہے اس نے جماعتوں میں وحدت اور خلافت سے ایک تعلق کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے......دنیا میں اب ہر جگہ تقریباً ایک جیسا ہوگیا ہے چاہے وہ افریقہ ہے یا ایشیا ہے یا یورپ ہے یہ تعلق اور وحدت اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں روز بروز بڑھتا چلا جا رہا ہے'' (خطبات مسرور جلد6 صفحہ 500)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کردیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خداتعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

ادا ریہ

احمدیت آج سے 50 سال قبل

آج سے 50 سال قبل 1963ء میں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ (منعقدہ یکم تا 3 نومبر 1963ء) کے موقع پر حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ نے تحریک جدید کے کام کی وسعت کے موضوع پر تقریر فرمائی اور بتایا کہ دنیا میں جماعت احمدیہ دین حق کی اشاعت کے لئے کیا کارروائیاں کر رہی ہے اور کیا کامیابیاں ملی ہیں۔

اس تقریر کا خلاصہ احباب کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے تا کہ احباب جماعت 50 سال کے بعد جماعت کے پھیلاؤ اور وسعت کا موازنہ کر سکیں جو خالص خدا کے فضلوں کی برسات ہے۔

ممالک، مشن اور مربیان:

حضرت مرزا مبارک احمد صاحب نے بتایا کہ اس وقت 33 ممالک میں ہمارے مشن قائم ہیں۔ دنیا کی کل آبادی دو ارب باسٹھ کروڑ ہے۔ اس وقت تک جن ممالک میں مشن کھولے جا سکے ہیں ان کی آبادی باون کروڑ ہے گویا دنیا کی آبادی کے 1/5 حصہ میں اس وقت تک کام شروع ہو چکا ہے۔ ان ممالک میں مشنوں کی کل تعداد 66 ہے۔ جن میں اس وقت 69 مرکزی مربی کام کر رہے ہیں اور 83 لوکل مربی ہیں۔ کل مربیان جو اس وقت میدان عمل میں ہیں ان کی تعداد 152 ہے۔

بعض ممالک ایسے بھی ہیں جہاں اس وقت کوئی مربی تو نہیں لیکن وہاں جماعتیں قائم ہیں اور مرکز کی براہ راست نگرانی اور ہدایات کے ماتحت دعوت و اشاعت کا کام کر رہی ہیں۔ ان میں فلپائن، جاپان، ڈچ، گی آنا اور مصر اور سائپرس شامل ہیں۔

چند سال ہوئے حضرت مصلح موعود نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ ہر سال ایک مشن ضرور کھولنا چاہئے۔ حضور کی اس خواہش کے احترام میں گزشتہ 10 سال کے عرصہ میں ہم نے کم و بیش پندرہ نئے مشن کھولے ہیں۔

تراجم قرآن مجید و دیگر کتب:

اس وقت تک انگریزی، ڈچ، جرمن اور سواحیلی میں قرآن شریف کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ قرآن شریف انگریزی کی تفسیر مکمل ہو کر شائع ہو چکی ہے۔ فرانسیسی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ اس وقت پریس میں ہے روسی، اٹیلین، سپینش اور ڈینش زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک طبع نہیں کروائے جا سکے۔ ان زبانوں کے علاوہ افریقہ کی بعض لوکل زبانوں میں بھی قرآن مجید کے تراجم کروائے جا رہے ہیں۔

قرآن کریم کے تراجم کے علاوہ آنحضرت ﷺ کی احادیث میں سے دو انتخاب اس وقت تک شائع کروائے گئے ہیں۔ ایک تو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا انتخاب کردہ مجموعہ احادیث ”چالیس جواہر پارے“ اور دوسرے ”ریاض احادیث النبیؐ“۔

حضرت مسیح موعود خلفاء سلسلہ اور بزرگان جماعت کی 43 کتب کے ایک یا ایک سے زیادہ زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں۔ بعض کتب کے تراجم ہو چکے ہیں مگر مالی وسائل اجازت نہیں دیتے۔

طبی و تعلیمی خدمات:

نائیجریا اور سیرالیون میں 3 میڈیکل مشنری کام کر رہے ہیں اور افریقہ میں 45 سکول جماعت کے زیر اہتمام چلائے جا رہے ہیں۔

بیوت الذکر کی تعمیر:

غیر ممالک میں جماعت نے 291 بیوت تعمیر کی ہیں۔ برطانیہ اور یورپ میں 4 بیوت تعمیر ہوئی ہیں۔ ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ھیگن میں بیت کے لئے جگہ خریدی جا چکی ہے مگر تعمیر اس وقت ممکن نہیں جب تک بیت زیورک کے اخراجات پورے نہیں ہوتے۔

اخبارات و رسائل:

مختلف مشنوں کی طرف سے جو جرائد اور اخبارات دنیا کی مختلف زبانوں میں نکالے جا رہے ہیں ان کی تعداد 22 ہے۔

(بحوالہ الفضل 10 نومبر 1963ء)

اللہ کے وعدے کس شان سے پورے ہوئے ہیں ان پر ہر احمدی کا دل اللہ کی حمد اور شکر سے لبریز ہے۔ اس کے بعد اگلے 50 سال میں ایک نئی دنیا ایک نئی کائنات احمدیت کے سامنے ہے اور روز بروز بلند پہاڑی چوٹیوں کو طے کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔

مشعل راہ

مال کی حرص میں مبتلا رہنا منع ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 7 مئی 2004ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں ”کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر بھی حیثیت رکھتی ہوتی تو کافر اس میں سے پانی کے ایک گھونٹ کے برابر بھی حصہ نہ پاتا“۔ (ریاض الصالحین۔ باب فضل الزھد فی الدنیا)

تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو دنیا کی حیثیت مچھر کے ایک پر کے برابر بھی نہیں ہے۔ کیونکہ اگر حیثیت ہوتی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ تو میری نعمت تھی میں مومنوں کو دیتا پھر کافروں کو کیوں دیتا۔ اور ہم ہیں کہ اس کے لئے قضاء میں، تھانوں میں، کچہریوں میں اپنے عزیزوں رشتہ داروں کو گھسیٹتے پھر رہے ہوتے ہیں تو دونوں فریقین کو سوچنا چاہئے۔ کہ کیا احمدی بن کر، اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل کرنے کے بعد کیا یہ معیار ہیں جو ہمارے ہونے چاہئیں یا دنیا سے بے رغبتی۔ مال کا ہونا کوئی جرم نہیں لیکن اس کی ہوس اور حرص اور ہر وقت اس میں ڈوبے رہنا، یہ چیز منع ہے۔ اگر ہمارے میں سے ہر ایک غور سے یہ سوچنا شروع کر دے تو احمدیوں کے تو جھگڑے ختم ہو جائیں جائیدادوں اور مالی امور کے۔

پھر ایک روایت میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”دنیا کی آخرت کے مقابلے میں اتنی سی حیثیت ہے جتنی کہ تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈبوئے پھر اسے نکال کر دیکھے کہ اس کے ساتھ کتنا پانی لگا ہوا ہے“۔ (ترمذی۔ کتاب الزھد۔ باب ماجاء فی ھوان الدنیا علی اللّٰہ)

یہ دنیا کی حیثیت ہے۔ اس دنیا میں ہم جو ہر چیز تلاش کرتے پھرتے ہیں اور آخرت کے متعلق سوچتے بھی نہیں اگر مقابلہ کرنا ہو تو دیکھیں آخرت میں جو جزا یا سزا ملنی ہے یہ اتنی وسیع ہے کہ اس کے لئے آدمی کو ہر وقت فکر رہنی چاہئے۔ جبکہ دنیا جس کی حیثیت ہی کوئی نہیں ایک قطرہ پانی کے برابر بھی حیثیت نہیں سمندر کے مقابلے میں، اس کے پیچھے ہم دوڑتے رہتے ہیں۔

حضرت عمرو بن عاصؓ روایت کرتے ہیں کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم بھیجا یعنی حضرت عمروؓ بن عاص کو یہ کہا کہ اپنے ہتھیار لے کر اور زرہ پہن کر میرے پاس آؤ۔ تو کہتے ہیں جب میں مسلح ہو کر آپؐ کے پاس حاضر ہوا تو اس وقت آپؐ وضو فرما رہے تھے۔ آپؐ نے مجھے فرمایا کہ میں نے تمہیں اس غرض کے لئے بلایا ہے کہ میں تمہیں ایک جنگی مہم پر بھیجنا چاہتا ہوں اس مہم سے تمہیں اللہ تعالیٰ بخیریت واپس لائے گا اور مال غنیمت دے گا۔ اور میں تمہیں مال کی ایک مقدار بطور انعام دوں گا۔ تو کہتے ہیں کہ میں نے اس پر کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے مال حاصل کرنے کے لئے ہجرت نہیں کی تھی۔ میری ہجرت تو صرف خدا اور اس کے رسول کے لئے ہوئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا مال نیک آدمی کے لئے بہت اچھی چیز ہے“۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

مطلب یہ ہے کہ جب اچھا مال مل رہا ہو تو اس کا بھی انکار نہیں کرنا چاہئے اس سے اللہ تعالیٰ نے منع نہیں کیا۔ نیک مال ہو اور نیک مقاصد کے لئے خرچ کرنے والا مال ہو تو اس کو حاصل کرنے میں کوئی برائی نہیں ہے۔ بلکہ برائی تو یہ ہے کہ صرف مال کی ہوس اور حرص ہو انسان اس کے پیچھے پڑا رہے اور خدا کو بھول جائے۔

(روزنامہ الفضل 3/اگست 2004ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

30

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ نیوزی لینڈ

حضور انور کا جلسہ سالانہ مستورات سے خطاب۔ فیملی ملاقاتیں اور مہمانوں کے تاثرات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

2 نومبر 2013ء

(حصہ دوم آخر)

لجنہ جلسہ گاہ میں

پروگرام کے مطابق چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور لجنہ کے جلسہ کے اس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرمہ Jenna Raheem صاحبہ نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں مکرمہ رخسانہ خانم صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ؎

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سندات عطا فرمائیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے میڈل پہنائے۔

درج ذیل خوش نصیب طالبات نے ایوارڈ حاصل کئے۔

محمد ظفر اللہ نصرت بیگم بیچلر آف میڈیسن
ملیحہ خانم سہراب بیچلر آف Optometry
فرزانہ یاسمین شاہد بیچلر آف ٹیچنگ
لبنیٰ اقبال Double Major in History and English
سونیا شہناز بیچلر آف ایجوکیشن
عافیہ یاسین بیچلر آف آرٹس
سلمانہ خانم خان بیچلر آف کامرس
مبشرہ خانم خان بیچلر آف فارمیسی
مہ پارہ عطرت خان بیچلر آف کمیونیکیشن سٹڈیز
ریحانہ بی حسان بیچلر آف بزنس
عارفہ یاسین بیچلر آف آرکیٹیکچرل سٹڈیز
عمارہ عمران بیچلر آف پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ ان مائیکروبیالوجی
فائزہ تسلیم بیچلر آف کامرس
فرناز فرحانہ شاہ گریجوایٹ ان ہیلتھ سائنس
سیمین خورشید پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ ان کلینیکل Psychology
شازیہ مہناز بیگم Chartered Accountnant
روبینہ شاہین خان Masters in Taxation

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

لجنہ سے خطاب

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

الحمدللہ آج مجھے نیوزی لینڈ میں رہنے والی خواتین کو براہ راست مخاطب ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں احمدی خواتین نے ہمیشہ زبردست اور نمایاں کردار ادا کیا ہے اور درحقیقت ان کا ایسا کرنا ضروری بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا تھا کہ جماعت میں اگر پچاس فیصد خواتین اپنی مکمل اصلاح کر لیں تو اس سے ایک حقیقی روحانی انقلاب رونما ہو سکتا ہے۔ آپ لوگوں کی اصلاح بلکہ کسی بھی قوم کی خواتین کی اصلاح نہایت ضروری ہے کیونکہ آپ کی گودوں میں مستقبل کی نسلیں ہوتی ہیں اور آپ کی گودوں سے ہی ہمارے بچے پرورش پاتے ہیں اور پروان چڑھتے ہیں۔ کسی بھی قوم کی کامیابی کیلئے یہ ضروری ہے کہ نسل در نسل اپنے اندر ایسی روح پیدا کریں جس کے ذریعہ وہ روشن ستارے اور قوم کی پہچان بن جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کسی بھی مذہبی جماعت کا مقصد اور بالخصوص احمدیہ...... جماعت کے مقاصد بہت عظیم ہیں۔ ہم وہ جماعت ہیں جس کو اس زمانہ میں دنیا میں حقیقی (دین) کی نشاۃ ثانیہ کا کام سونپا گیا ہے اور درحقیقت ہم ایسا کر بھی رہے ہیں۔ اگر ہم نے اپنی ذمہ داریوں کو نہ سمجھا تو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنا بے معنی ہوگا بلکہ ایک دھوکہ ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود نے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور میں اس کا بار بار اپنے خطبوں میں ذکر بھی کر چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کا مقصد بنی نوع انسان کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا اور لوگوں کی ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا کرنا تھا۔ پس انہی مقاصد کو لے کر احمدیہ...... جماعت نے آگے بڑھنا ہے۔ ہماری ترقی یا کامیابی دنیاوی بلندیوں کو چھونے سے وابستہ نہیں ہے۔ ہماری کامیابی مال و دولت کے حصول سے وابستہ نہیں ہے۔ ہماری کامیابی کی بنیاد کسی دنیاوی مقصد کے حصول پر نہیں ہے۔ ہماری کامیابی جدید فیشن اور جدید اطوار اپنانے میں نہیں ہے۔ بلکہ ہماری کامیابی تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ قریبی تعلق پیدا کرنے کے ساتھ وابستہ ہے۔ ہماری کامیابی تو قرآن کریم کی حقیقی تعلیمات کو سمجھنے کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ ہماری کامیابی تو رسول کریم ﷺ کی سنت پر عمل پیرا ہونے سے ملتی ہے۔ ہمیں ہمیشہ کامیابی اور ترقی کے حصول کے ان اصل ذرائع کو حاصل کرنے کی کوشش میں لگے رہنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ میں نے کل کے خطبہ جمعہ میں ذکر کیا تھا کہ ہمارا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق حقوق اللہ کی ادائیگی سے پیدا ہوگا۔ پس آپ سب کو روزانہ پنجوقتہ نمازوں کی حفاظت کرنا ہوگی اور باقاعدگی سے ادا کرنی ہوں گی اور آپ کو اس بات کا بھی یقین ہونا چاہئے کہ آپ کے بچے باقاعدگی کے ساتھ تمام فرض نمازوں کی ادائیگی کر رہے ہیں۔ پیار اور محبت کے ساتھ اپنے بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور محبت ڈالیں تا کہ وہ خود اللہ کی محبت میں ڈوب جائیں اور حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مزید یہ کہ آپ کو قرآن کریم پڑھنے اور اس کو سمجھنے کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی خاتون اور لڑکی کو اصل عربی عبارت کے ساتھ قرآن کریم پڑھنا آنا چاہئے۔ پھر ان کو اس کے معانی اور تفسیر سیکھنے کی بھی کوشش کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنی چاہئے اور ان تمام باتوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے جن کو اللہ تعالیٰ نے ہمیں چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔ اسی طرح آپ کو رسولِ کریم ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات اور نصائح کو سمجھنے اور سیکھنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے اور اپنی روزمرہ زندگی میں ان پر عمل ضروری بنا لینا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ایک حدیث سے ہمیں عورت کے انتہائی بلند مقام کا پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عائشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ کر اتنی بڑی عالمہ بن گئیں کہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عائشہ دینی کلاسوں کا انعقاد کرتیں جن میں وہ پردہ کے پیچھے سے مردوں کو بھی سکھاتیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یاد رکھیں کہ دینی علم کا حصول اور اس کی ترسیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ پر ہی ختم نہیں ہوئی۔ بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صحابیات کرام رضی اللہ عنہ مومنین کیلئے چمکتے ہوئے ستارے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کے صحابہ ایسے تھے جنہوں نے صراط مستقیم کو روشن کیا اور جو شخص ان کے پیچھے چلے گا وہ ہدایت اور فلاح پائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقام نہایت بلند تھا۔ آپ کے پاس اس قدر دینی علم تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے آدھا دین سیکھو۔ پس یہ ضروری ہے کہ ہماری عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ عظیم روایات اور اصول کو آج بھی جاری رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

عورتوں کو یہ گمان نہیں کرنا چاہئے کہ صرف اپنے گھروں کا خیال رکھ لینا، کپڑے استری کر لینا یا کھانا پکا لینا ہی ان کی ذمہ داری ہے اور نہ ان خواتین کو جو دنیاوی نوکریاں کرتی ہیں مطمئن ہو جانا چاہئے کہ باہر کام کر کے انہوں نے بہت کچھ حاصل کر لیا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ چونکہ وہ احمدی خواتین ہیں اس لئے ہماری تمام خواتین پر دینی لحاظ سے ایک بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ان کو زیادہ سے زیادہ دینی علم حاصل کرنا چاہئے اور جو وہ سیکھیں اس پر عمل بھی کریں اور اپنے بچوں کو بھی سکھائیں اور مزید یہ کہ اپنے معاشرہ میں (دین حق) کی اصل اور پاکیزہ تعلیمات کو پھیلائیں۔ یہ زمانہ جہاد بالسیف کا زمانہ نہیں ہے بلکہ حضرت مسیح موعود نے اس زمانہ کو جہاد بالقلم اور جہاد بالعلم کا زمانہ قرار دیا ہے۔ پرانے زمانہ میں مسلمان خواتین کیلئے جہاد میں حصہ لینا نہایت مشکل تھا کیونکہ کفار جسمانی طور پر مسلمانوں پر حملہ آور تھے اور اسلام کو ختم کرنے کیلئے تلوار کا استعمال کر رہے تھے۔ اس کے ردعمل میں مسلمان اپنا اور اپنے مذہب کا دفاع کرنے کیلئے

تلوار اٹھانے پر مجبور ہوئے۔ تاہم اس زمانہ میں (دین) پر میڈیا اور لٹریچر کے ذریعہ حملے کئے جا رہے ہیں۔ اسی لئے جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے اس زمانہ کو جہاد بالقلم اور جہاد بالعلم کا زمانہ قرار دیا ہے۔ پس آجکل کے جہاد میں خواتین کو حصہ لینے کے راستہ میں کوئی روک حائل نہیں ہے۔ درحقیقت خواتین آجکل کے جہاد میں بھرپور کردار ادا کرسکتی ہیں اور ان کو کرنا بھی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

احمدیہ...... جماعت میں بالعموم ہماری لڑکیاں اور خواتین مردوں کی نسبت زیادہ پڑھی لکھی ہیں اور میرا خیال ہے کہ نیوزی لینڈ میں بھی شاید ایسا ہی ہو۔ پس اپنی ذہانت کو جس قدر ہو سکے دینی علم حاصل کرنے کیلئے استعمال کریں اور پھر اس علم کو (دین) کا حقیقی پیغام پھیلانے اور (دعوت الی اللہ) کے لئے استعمال کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہماری جماعت میں احمدی عورت کا مقام اور مقاصد کے دو رخ ہیں۔ ایک طرف تو احمدی خاتون کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے گھر کو سنبھالے اور اپنے بچوں کو پالے اور ان کی تربیت کا خیال رکھے۔ لیکن دوسری طرف (دعوت الی اللہ) کے میدان میں اترنا اور (دین) کی خوبصورت اور اصل تعلیمات کو پھیلانا بھی ایک احمدی خاتون کا فرض ہے۔ یہ آپ کے کندھوں پر بھاری ذمہ داری ہے جس کو آپ کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواتین کا جہاد میں حصہ لینا نہایت مشکل امر تھا۔ ایک موقع پر ایک صحابیہ خاتون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں:

''اے اللہ کے رسول! مجھے مسلمانوں عورتوں کی نمائندہ کے طور پر آپ سے یہ پوچھنے کیلئے بھیجا گیا ہے کہ جہاد تو تمام مسلمانوں پر فرض ہے لیکن مسلمان خواتین کیلئے جہاد بالسیف میں حصہ لینا ناممکن ہے۔ اگر جہاد کے دوران مسلمان مرد شہید ہو جائے تو اس کو نہایت اعلیٰ رتبہ حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر وہ میدانِ جنگ میں زخمی ہو جائے تو بھی اس کا عظیم اجر ملتا ہے۔ اور اگر وہ کامیاب ہو کر غازی بن کر گھر لوٹتا ہے تو بھی وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات حاصل کرنے والا بن جاتا ہے۔ لیکن ہم سب خواتین اپنے خاوندوں کے بچوں کی گھر میں دیکھ بھال کرتی ہیں اور ان کی غیر موجودگی میں گھر کی دیکھ بھال بھی کرتی ہیں۔ ہمارا کیا اجر ہوگا؟ کیا کوئی ایسی نیکی ہے جسے کر کے ہم وہی انعام پاسکیں جو جہاد کے ساتھ وابستہ ہے؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر مسلمان خواتین اپنے خاوندوں کی اطاعت کریں اور ان کے حقوق ادا کریں، اپنے گھروں کی احسن طور پر دیکھ بھال کریں اور اگر اپنے بچوں کی اعلیٰ اخلاقی تربیت کریں تو ان کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا ان کے خاوندوں کو جہاد میں شامل ہو کر ملتا ہے''۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس لئے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ آپ سب بہت خوش قسمت ہیں کہ اس دور میں (دعوت الی اللہ) کا جہاد ہے جسے امامِ وقت نے رائج فرمایا ہے۔ آج کے دور میں تلواریں نہیں چلائی جاتیں بلکہ علم، حکمت اور قلم آجکل کے ہتھیار ہیں۔ پس اس دور جدید میں خواتین کے راستہ میں کوئی روک حائل نہیں ہے کہ وہ بھی (دین حق) کے دفاع میں وہی کردار ادا کریں جو مرد کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

درحقیقت جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ اعلیٰ تعلیم کے حوالہ سے بہت سی مثالیں ہیں جہاں ہماری خواتین مردوں سے آگے ہیں۔ پس جہاں ایک طرف آپ اپنے گھروں کی دیکھ بھال کر رہی ہیں، اپنے خاوندوں کی خدمت کر رہی ہیں، اپنے بچوں کی تربیت کا خیال رکھ رہی ہیں وہاں دوسری طرف آپ (دعوت الی اللہ) کرنے کیلئے اپنے علم کو بھی استعمال کرسکتی ہیں۔ پس یہ واضح ہے کہ اس زمانہ میں آپ مردوں کے مقابل دوگنا اجر حاصل کرنے والی بن سکتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مخالفین (دین) کی طرف سے بالعموم ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ (دین) ایسا مذہب ہے جو خواتین کو برابر حقوق نہیں دیتا۔ اگر آپ صرف اسی ایک نقطہ پر جو میں نے بیان کیا ہے غور کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اس زمانہ میں (-) خواتین کے پاس مردوں کے مقابل دوگنا اجر حاصل کرنے کا موقع ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مزید یہ کہ اسلام کی خوبصورت تعلیمات کا ایک یہ بھی جزو ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علم کا حصول ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے اور یہاں بھی مسلمان مردوں اور عورتوں میں کوئی فرق نہیں رکھا گیا بلکہ دونوں کو ایک ہی مقام دیا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک اور موقع پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس گھر میں تین لڑکیاں پیدا ہوں اور ان کے والدین ان کو مکمل تعلیم دیں اور ان کی اخلاقی تربیت کریں تو وہ لڑکیاں ان کو جنت میں لیجانے کا باعث ہوں گی۔ گویا کہ عورت کا مقام اتنا بلند ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت ﷺ کی ایک مشہور حدیث ہے کہ 'جنت ماں کے قدموں تلے ہے'۔ اس کا مطلب ہے کہ عورت اپنے بچوں کیلئے جنت کا راستہ ہے۔ تاہم اس حدیث میں ایک عظیم الشان پیغام ہے جسے ہر احمدی عورت کو ضرور ذہن نشین کر لینا چاہئے اور وہ پیغام یہ ہے کہ احمدی عورتوں کو اپنے بچوں کی تربیت اس رنگ میں کرنی چاہئے کہ وہ صالح بنیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ قریبی تعلق پیدا کرنے والے ہوں۔ یعنی ان کی تربیت سے وہ قرآن کریم کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے والے ہوں اور رسول کریم ﷺ کے ساتھ محبت کا تعلق قائم کرنے والے ہوں۔ ان کی تربیت سے وہ امام زمانہ مسیح موعود کی تمام نصائح کی پیروی کرنے والے ہوں۔ مزید یہ کہ ان کی تربیت سے بچے خلافت کے ساتھ پیار کا تعلق قائم کرنے والے اور اس کی مکمل اطاعت کرنے والے ہوں۔ یہ تمام باتیں انسان کو تقویٰ کے اعلیٰ مدارج پر فائز کرتی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور پھر جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس میں نے (دین) میں موجود عورت کے مقام کے جتنے پہلوؤں کا ذکر کیا ہے ان سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک احمدی (مومن) عورت کا مقام بہت بلند ہے اور اُس کو یہ مقام سمجھنا چاہئے اور اُس کو اس مقام کا احساس ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہماری لڑکیوں اور عورتوں کو جدید دنیاوی فیشن نہیں کرنے چاہئیں اور نہ ہی اس فیشن کے ظاہری بناؤ سنگھار سے متاثر ہونا چاہئے۔ بلکہ روحانی علم کے حصول اور اللہ تعالیٰ سے قریبی تعلق پیدا کرنے کے ذریعہ سے انہیں اُس اعلیٰ مقام کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی بن سکیں۔ اگر وہ یہ حاصل کر لیتی ہیں تو وہ ایک نہایت اہم اور نمایاں کردار ادا کرنے والی ہوں گی جس کے ذریعہ ہماری مستقبل کی نسلیں محفوظ ہوتی چلی جائیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس مختصراً میں آپ سب کو اپنا حقیقی مقام اور ذمہ داریاں سمجھنے کی تاکید کرتا ہوں۔ آپ سب کو اپنی زندگیوں میں روحانی انقلاب لیکر آنا چاہئے اور گھروں کو سنبھالنے اور اپنے حلقہ احباب میں (دعوت الی اللہ) کرنے کی دوہری ذمہ داریوں کو پورا کرنا چاہئے تاکہ آپ (دین حق) کے پیغام کو پھیلانے میں عظیم کردار ادا کرنے والی بن سکیں۔ **آپ سب کو خلافت کا ممد اور معاون بننا چاہئے جس سے ہماری جماعت کی ترقی میں بے پناہ اضافہ ہوگا۔** مجھے امید ہے اور میں توقع کرتا ہوں کہ نیوزی لینڈ جیسے دور دراز کے ملک میں رہتے ہوئے آپ ایک نئے جوش اور جذبہ سے (دین حق) کی حقیقی تعلیمات کا مظاہرہ کرنے والی ہوں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج دنیا سنگین بداخلاقی، عریانی اور گناہ کے گڑھے میں گر چکی ہے اور تباہی کی طرف جا رہی ہے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ آپ سب دنیا کو تباہی اور اس خطرناک راستہ سے بچانے کیلئے اپنا کردار ادا کریں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خلافت احمدیہ کا حقیقی سلطان نصیر یعنی خلافت کی مددگار بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آخر پر میں ایک اور اہم بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ہم پر احسان عظیم کرتے ہوئے ہمیں ایم ٹی اے اور جماعتی ویب سائٹس کی صورت میں ایک نعمت سے نوازا ہے۔ **آپ سب کو میرے تمام پروگرام دیکھنے چاہئیں تاکہ آپ کو ہمیشہ حقیقی رہنمائی ملتی رہے اور آپ کو پتہ چلتا رہے کہ خلیفہ وقت آپ سے کیا توقعات رکھتا ہے۔** پروگرام دیکھ کر آپ کو خلیفہ وقت کے ارشادات اور نصائح پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ خلیفہ وقت سے جو کچھ بھی سیکھیں اس کو جذب کرنے والی بنیں اور ایسے پروگرام بنائیں جو آپ کے اندر مثبت تبدیلیاں پیدا کرنے میں ممد ثابت ہوں۔ اس طرح جماعت احمدیہ کے اتحاد کی خوبصورتی اور امتیاز ہمیشہ قائم رہے گا۔ ہر احمدی خلیفہ وقت کے ارشادات کو دوسروں تک پہنچانے والا بنے گا اور اسکے ذریعہ آپ کے سارے کام بابرکت ہو جائیں گے اور آپ کا خلافت کے ساتھ تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج جو باتیں میں نے کی ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ احسن رنگ میں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے والی بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی جملہ مساعی میں برکت ڈالے اور نیوزی لینڈ جماعت کی لجنہ اور ناصرات کو عظیم کامیابی سے نوازے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چار بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

بعد ازاں بچیوں نے گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجکر چالیس منٹ پر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں آج شام سے اس سیشن میں 31 فیملیز کے 116 ممبران نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

نیوزی لینڈ کی جماعتوں Auckland، Hamilton، Wellington، Whangarie، Christchurch، Tauranga، Gisborne، Palmerston North اور Kawerau کے علاوہ جزائر فجی سے آنے والی بعض فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات نو بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت المقیت میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تاثرات

بیت کی افتتاحی تقریب Reception میں شمولیت کرنے والے مہمانوں نے حضور انور کے خطاب کو ایک انتہائی مؤثر اور عظیم الشان خطاب قرار دیا اور برملا اس بات کا اظہار کیا کہ حضور کے خطاب نے دین کے بارہ میں ہمارے منفی تاثر کو بدل کر رکھ دیا ہے۔

چند مہمانوں کے تاثرات درج ذیل ہیں۔

مہمانوں کے تاثرات

☆Anglican Church سے تعلق رکھنے والے ایک پادری **Reverend Bruce Keeley** بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ موصوف نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضور انور کا خطاب حیرت انگیز اور جامع تھا۔ حضور نے اپنے خطاب میں فرمایا ہے کہ تمام مذاہب کو بغیر کسی مزاحمت کے ایک دوسرے کے ساتھ چلنا چاہئے۔

حضور انور نے جو فرمایا ہے کہ پریس میں (دین حق) کا نام بدنام کیا جارہا ہے یہ بھی بالکل درست ہے۔ جب کبھی بھی دہشت گردی کا کوئی واقعہ ہوتا ہے تو میڈیا ہمیشہ (-) یا (-) کو نماز ادا کرتے ہوئے ٹی وی پر دکھاتا ہے جس کی وجہ سے غیر (-) سمجھتے ہیں کہ (-) اور دہشت گردی کا ایک تعلق ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ (دین حق) کا تشدد اور دہشت گردی سے کوئی بھی تعلق نہیں اور حضور انور نے اس کو اپنے خطاب میں ثابت بھی کیا ہے۔

☆ایک مہمان **Paul Kinhorne** نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

یہ ایک عظیم الشان خطاب تھا۔ قبل ازیں میں حضور انور کے خطابات Youtube پر سن چکا ہوں اور اب حضور انور کو ذاتی طور پر دیکھنا بہت اچھا لگا۔ آپ کا خطاب نہایت عمدہ تھا اور اس کا خیر مقدم ہونا چاہئے۔

☆پروفیسر **Ray Harlow** بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضور انور کا خطاب سننا ایک اعزاز کی بات ہے۔ ایک عیسائی ہونے کی حیثیت سے میں نے حضور انور کا پیغام بہت غور سے سنا ہے اور آپ نے انسانیت کی خدمت کرنے اور عوامی بہبود کی خاطر اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھنے کا پیغام دیا ہے۔ اس نقطہ کا مجھ پر گہرا اثر ہوا ہے۔

موصوف پروفیسر نے کہا کہ قبل ازیں حضور انور کو میں نے Youtube پر سنا ہے اور ان کے خیالات کے حوالہ سے کافی تحقیق کی ہے لیکن حضور انور کو براہِ راست سننا واقعی ایک اعزاز کی بات ہے اور قابلِ فخر ہے۔

☆بہائیت سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب Ropata Davies بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ موصوف نے کہا:

آج کی تاریخ تک میرا (دین حق) کے متعلق انتہائی برا تاثر تھا۔ میں جو کچھ بھی میڈیا میں دیکھتا اس پر یقین کر لیتا۔ حضور انور کا خطاب سن کر اب میری رائے مکمل طور پر تبدیل ہوگئی ہے۔

موصوف نے کہا کہ آپ کی جماعت خیر مقدم کہنے والی اور نرم گوشہ رکھنے والی جماعت ہے۔ حضور انور نے امن کے حوالہ سے بہت کچھ کہا۔

موصوف نے کہا کہ اگر سچ کہوں تو (دین) کا حقیقی پیغام سن کر مجھے بہت ہی حیرت ہوئی ہے۔ مجھے اس بات پر بھی فخر ہے کہ مجھے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا موقع ملا۔

☆کونسل ممبر Mrs Shawn Pearce بھی اس تقریب میں شامل ہوئیں۔ موصوفہ نے کہا کہ:

اس تقریب میں شامل ہونا ایک اعزاز کی بات ہے۔ میں پہلی مرتبہ کسی بھی (بیت) میں آئی ہوں۔ آپ سب روشن خیال اور پیار کرنے والے لوگ ہیں۔ حضور انور کی شخصیت انتہائی دلچسپ ہے۔ حضور انور کا پیغام کہ اپنے اختلافات کو ایک طرف رکھتے ہوئے ایک دوسرے کی عزت کریں اس پیغام کی دنیا میں ہمیں سخت ضرورت ہے۔ میں مذہباً کیتھولک ہوں لیکن آج (مومنوں) کے ساتھ وقت گزار کر مجھے بہت اچھا لگا۔

مکرم محمد افضل متین صاحب

سانحہ 28 مئی 2010ء لاہور

اثرات وثمرات

تاریخ انسانی اس بات پہ شاہد ہے کہ آج تک اربوں انسان اس دنیا میں آئے اور مختلف اموات کی صورت میں گزر گئے۔ اس مضمون کے ضمن میں حضرت مسیح موعود اپنے منظوم کلام میں اظہار فرماتے ہیں۔ فرمایا:

دنیا تو اِک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے
(درثمین)

پس موت کیا ہے اس دنیا سے اگلے جہان میں داخل ہونے کے لئے ایک دروازہ ہی تو ہے جس میں سے آخر کار ہر ایک کو ہی گزرنا ہوتا ہے۔ کیونکہ ہر انسان کی زندگی کا ایک وقت مقرر ہے اس بات میں بھی شک نہیں کہ دعاؤں سے موت کی تقدیر آگے پیچھے کر دی جاتی ہے نافع الناس وجود کی عمریں بڑھا بھی دی جاتی ہیں اور بدبختوں کی جلد صف لپیٹ بھی دی جاتی ہے بہر حال جب بھی انسان کی زندگی کا وقت پورا ہو جاتا ہے تو جو صورت موت کی اللہ تعالیٰ نے تجویز فرمائی ہوتی ہے وہ ظاہر ہو جاتی ہے اور یہ سلسلہ حیات وممات تا قیامت جاری رہے گا۔

راہ مولیٰ میں قربان ہونے والی جو موت ہے وہ موت نہیں بلکہ نقد جنت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ رہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں کی روح جسم سے الگ ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کی ابدی جنتوں میں جا داخل ہوتی ہے اور قرآن کریم کے مطابق انہیں وہاں ایسے ایسے اعلیٰ اور پاک روحانی رزق دیئے جاتے ہیں جنہیں پاکر ان کی روح خوش ہو جاتی ہے اور اس بات کا شعور اہل دنیا نہیں رکھتے۔

پس اس طرح کی موت اللہ تعالیٰ اپنے اُن بندوں کے لئے پسند فرماتا ہے جو ''مقام صالحیت'' پہ متواتر چلتے چلتے اس مقام سے گزر جاتے ہیں اور اگلے مقام میں داخل ہو چکے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو اس انعام کے حصول کے لئے ہر مومن کو یہ دعا سکھائی ہے کہ ہر نماز کی ہر رکعت میں ''سورۃ فاتحہ'' کے ذریعہ ان انعاموں کو مجھ سے مانگو۔

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے اپنے خطبات میں شہداء لاہور کے تذکرے میں بعض شہداء اور ان کے ورثاء جن کو پہلے سے جو ''خوابیں'' اس سلسلہ میں آچکی تھیں وہ بھی حضور نے بیان فرمائیں تو پتہ چلا کہ یہ خدائی تقدیر تھی جو پہلے سے لکھی جاچکی تھی جس نے ایک ایک ہیرے اور موتی کو چُن چُن کر یہ مقام دلایا اور جب ان رہ مولیٰ پر قربان ہونے والوں کے اوصاف اور خدمات بیان ہوئے تو ثابت ہوا کہ ان میں سے ہر ایک اس مقدس انعام کا وارث تھا۔

حضرت مسیح موعود کے دور میں ایک عظیم قربانی شہزادہ عبداللطیف کی ہے جس کے یہ ثمرات ہی ہیں کہ جماعت نے اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے یہ قربانیاں بھی پیش کیں۔

موجودہ دور میں صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب جو کہ راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے میں حضرت مسیح موعود کے خاندان کے پہلے فرد ہیں اور محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب امیر ضلع میر پور خاص سندھ کی شہادتیں ہیں۔ ان کی زندگی میں ان کے اوصاف اور خدمات کی وجہ سے انہیں ہزاروں یا لاکھوں لوگ جانتے ہوں گے اور ان کے اصاف حمیدہ بھی انفرادی طور پر لوگوں کے دلوں میں محفوظ تھے۔ لیکن ان کی عملاً شہادتوں نے انہیں ایسا مقام عطا فرمایا کہ تمام اوصاف جو انفرادی طور پر سینوں میں تھے اجتماعیت کا رنگ پکڑ گئے اور لاکھوں سے کروڑوں لوگوں کی یہ دل کی دھڑکن بن گئے اور ان پہ لکھی جانے والی کُتب ہمیشہ ان کا تذکرہ زندہ رکھیں گی۔ لاہور کی جماعت کو ایک منفرد مقام مل گیا ہے۔ یہ اعزاز و احترام ان کے لئے ہمیشہ رہے گا کیونکہ یہ انعام اُسی علاقہ کے لوگوں کو ملتا ہے جو اس مقام کے مستحق ہو چکے ہوتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث ہے کہ ایک صحابی کے شہید ہونے پر خدا تعالیٰ نے اس سے پوچھا کہ اے میرے بندے تو نے اس طرح بہادری سے اپنی جان کی قربانی پیش کر دی کہ اب بتاؤ جو بھی تمہاری خواہش ہو۔ اس نے کہا اے میرے خدا تری راہ میں جان دیتے وقت اتنا مزہ آیا ہے کہ میری خواہش ہے کہ تو مجھے دنیا میں واپس بھیج تا کہ میں تیری راہ میں پھر مارا جاؤں اور یہ لذت اٹھاؤں اور پھر بار بار مجھ کو لوٹا اور میں بار بار مارا جاؤں اور یہ لذت پاتا چلا جاؤں۔ اللہ تعالیٰ

اپنے اس بندے کے اس جواب پراور بھی زیادہ خوش ہوااور فرمایا کہ میں ایسا کرتو سکتا ہوں مگر میں یہ قانون بناچکا ہوں کہ ایک مرتبہ دنیا سے آنے کے بعد انسان دوبارہ واپس نہیں جائے گا۔

بالکل اسی طرح لاہور کے بعض قربان ہونے والوں نے رویاء میں آکر اپنے عزیزوں کو بتایا کہ بھائی مجھے تو جان دیتے وقت پتہ بھی نہیں چلا اور میں جس جگہ پہ رکھا گیا ہوں یہ بہت ہی اچھی جگہ ہے۔ بھائی تم بھی آجاؤ۔ وہ یہ پیغام دے گئے ہیں کہ یہ گھاٹے کا سودا نہیں اور ہم سب خوش ہیں اور ہمیں تمغہ جات اور میڈل سے نوازا گیا ہے اور یہ خداتعالیٰ کی خوشنودی ہے جو اس نے ان کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے انعامات سے نوازا۔

پوری دنیا نے جماعت احمدیہ کے عظیم الشان صبر اور اتحاد کا بے مثال نمونہ دیکھا ہے جس نے انہیں ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے اور اس واقعہ نے ہر سعید فطرت انسان کے دل میں بھی جماعت کے افراد کے لئے ایک نرم گوشہ، ایک نیک جذبہ اور ہمدری کے جذبات کو بیدار کیا ہے۔

راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے اپنے بیوی بچوں اور خاندانوں کو ایسا اعزاز دے گئے ہیں جو کہ ان کے لئے ہمیشہ فخر کا باعث ہوا کرے گا اور آئندہ آنے والی ان کی نسلیں بھی ان کا تذکرہ کر کے فخر محسوس کریں گی۔

راہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں کے اہل وعیال اور ان کی نسلوں تک سے اللہ تعالیٰ کا حسن سلوک اور رزق دینے کا وعدہ ہے آج تک کسی نے بھی کسی راہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں کے بچوں کو کسی سے مانگتے یا ضائع ہوتے نہیں دیکھا۔ بلکہ ان کے بچوں کا یہ بیان ضرور سنا گیا ہے کہ آج ہم جس مقام پر ہیں وہ انہی کی قربانی کی وجہ سے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں نے دعاؤں کا ایسا خزانہ ان کے اور ان کی نسلوں کے لئے چھوڑا ہے جو انہیں وقتاً فوقتاً ملتا رہے گا۔ وقتی طور پر ان دعاؤں نے خدا کے فضل سے ہر ایک کو صبر کی چادر میں لپیٹ کر صبر وتحمل کا عظیم نمونہ بنادیا ہے۔

سیدنا بلالؓ فنڈ مزید Active ہوا ہے اور احباب جماعت حضور کی تحریک پر اس مد میں بھی پہلے سے بڑھ کر مالی قربانی انشاءاللہ کریں گے اور کر بھی رہے ہیں جیسا کہ حضور انور نے اپنے خطبات میں اس کا اظہار بھی فرمایا اور یوں جماعت انفاق فی سبیل اللہ میں پہلے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کی وارث بنے گی۔

دعا: اے خدا تو راہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں کی بے لوث قربانیوں کو قبول فرما۔ اور ان کے لواحقین اور احباب جماعت کو صبر دے اور اب عظیم الشان خوشیوں کے دن بھی دکھا۔

مکرم محمود احمد انیس صاحب

چین کا شہر شی آن اور اس کے قابل دید مقامات

شی آن (Xi'an) چین کا تاریخی اہمیت کا حامل ایک شہر ہے۔ یہ چین کے وسطی علاقہ کے صوبہ شان شی (Shaanxi) کا صدر مقام ہے اور چین کے موجودہ دارالحکومت بیجنگ کے جنوب مغرب میں تقریباً 1400 کلومیٹر پر واقع ہے۔ چین کے دوسرے بڑے دریا (Yellow River) کے کنارے آباد اس شہر کو قدیم چینی شاعری، ادب، تاریخ، تہذیب وتمدن اور ثقافت میں خاص مقام حاصل ہے۔ پرانے وقتوں میں اس شہر کا نام چھانگ آن (Chang An) تھا۔ یہ شہر چین کی 13 بادشاہتوں میں ملک کا دارالحکومت رہا۔ یہیں سے مشہور شاہراہ ریشم شروع ہوتی ہے جو مسلمان آبادی پر مشتمل صوبہ سنکیانگ کے شہر کاشغر کی طرف سے پاکستان میں بھی داخل ہوتی ہے۔ یہاں کے قابل دید مقامات میں نیچرل ہسٹری میوزیم، فصیلِ شہر، بدھوں کا مینار، بڑی مسجد اور Terre-cotta Army Museum وغیرہ شامل ہیں۔ مؤخر الذکر دو مقامات کا تعارف حسب ذیل ہے:۔

بڑی مسجد

یہ مسجد 742 عیسوی میں مِنگ بادشاہت میں تعمیر کروائی گئی۔ مسجد کے ہال میں دیواروں کے ساتھ لکڑی کی بڑی بڑی تختیاں لگائی گئی ہیں جن میں سے ہر تختی پر قرآن شریف کا ایک ایک پارہ کندہ کیا گیا ہے۔ اُوپر عربی متن ہے اور نیچے چینی ترجمہ۔ مسجد کے احاطہ میں دفاتر، اسلامک بُک شاپ اور امام کی رہائش وغیرہ شامل ہیں۔ مسجد کو چینی طرزِ تعمیر پر بنایا گیا ہے۔ اس کا کوئی گنبد نہیں ہے اور نہ ہی کوئی مینار۔ مسجد میں داخلہ نمازیوں کے لئے مفت ہے جبکہ سیاح ٹکٹ خرید کر مسجد کی زیارت کرسکتے ہیں۔ شہر کے گھنٹہ گھر کے قرب میں واقع اس مسجد کے اردگرد مسلمانوں کے گھر، دکانیں اور ریسٹورنٹ وغیرہ ہیں۔ روزانہ کافی تعداد میں سیاح وہاں جاتے ہیں۔

Terre-cotta Army Museum

سیر وسیاحت کے نقطۂ نظر سے یہ ایک اہم اور مشہور تاریخی میوزیم ہے جو شہر سے باہر کچھ فاصلے پر واقع ہے۔ اس میں پکی ہوئی مٹی کے مجسموں وغیرہ پر مشتمل آثارِ قدیمہ کی نمائش کی گئی ہے۔ یہ آثار وہ مدفون خزائن ہیں جو ماضی کے ایک بادشاہ کے ساتھ دفن کئے گئے۔ عجائب گھر تین وسیع و عریض ہالوں پر مشتمل ہے جن میں زمین کی کھدائی کر کے آثار کی نمائش کی گئی ہے اور اوپر بغیر ستونوں کے فریمنگ کر کے چھت ڈالی گئی ہے۔ ان آثارِ قدیمہ کا پس منظر اور مختصر تعارف حسب ذیل ہے:۔

چین میں پرانے وقتوں میں مذہب اور اخلاقیات کو کافی اہمیت حاصل رہی ہے اور مذہبی تعلیمات ہی سے متاثر ہوکر بادشاہوں کا یہ اعتقاد تھا کہ مرنے کے بعد بھی ایک زندگی ہوگی اور اس دنیا سے جس حال میں کوئی شخص رخصت ہوگا اگلے جہان میں بھی ایسے ہی حالات اسے ملیں گے۔ مثلاً ان کا خیال تھا کہ بادشاہ جب فوت ہوجاتا ہے تو وہ اگلے جہان میں بھی بادشاہ ہی ہوگا اور وہاں اسے اسی قسم کی افواج اور جنگی ساز وسامان کی بھی ضرورت ہوگی جو اسے دنیوی زندگی میں میسر ہیں۔ اسی عقیدے کی وجہ سے پرانے زمانے کے بادشاہ یہ حکم دیا کرتے تھے کہ ان کی وفات کے بعد ان کے ساتھ ان کی فوج اور خزائن بھی دفن کردئے جائیں تاکہ وہ دفینے اخروی زندگی میں اس کے کام آئیں۔ انہی بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ چھِن شر خوانگ (Qin Shi Huang) بھی تھا جو 246 قبل مسیح میں 13 سال کی عمر میں تخت نشین ہوا اور بعد میں متحدہ چین کا پہلا بادشاہ بنا۔ اس نے تخت نشین ہوتے ہی اپنا مقبرہ تعمیر کروانا شروع کروادیا جو 11 سال کے عرصہ میں مکمل ہوا۔ اس نے بھی اپنے ساتھ اپنی فوج اور جنگی ساز وسامان کو دفن کرنے کا حکم دے رکھا تھا لیکن اس فرق کے ساتھ کہ پہلی روایات کے برعکس اس کے ساتھ زندہ فوجیوں اور گھوڑوں کو دفن نہ کیا جائے بلکہ کچی مٹی سے فوجی اور گھوڑے بنا کر اس مٹی کو پکالیا جائے اور پھر ان مجسموں کو اس بادشاہ کے فوت ہونے کے بعد اس کے ساتھ دفن کردیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ ان مدفون خزائن کی دریافت اور موجودہ نمائش کی تفصیل یوں ہے:

1974ء میں کسانوں کے ایک گروپ کو ایک کنویں کی کھدائی کے دوران مٹی کے بنے ہوئے کچھ مجسمے ملے جنہیں ماہرین آثارِ قدیمہ نے دیکھ کر انہیں چھِن دور کے مجسمے قرار دیا۔ چنانچہ حکومت نے وہاں مزید کھدائی کا کام کروا کر تمام آثار کو محفوظ کروادیا۔ اور جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے وہاں اب باقاعدہ ایک میوزیم ہے اور یہ مقام بادشاہ کی قبر سے مشرق میں ڈیڑھ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس میوزیم میں پورے سائز کے مصنوعی گھوڑے اور جنگجو فوجیوں کے قدِ آدم مجسمے ہیں جو جنگ کے انداز میں ایکدوسرے کے پیچھے قطاروں میں منظّم انداز میں کھڑے ہیں۔ اسی طرح اُس وقت کا کچھ جنگی ساز وسامان بھی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ اس میں اہتمام سے کھڑے جنگجوؤں کی قطاریں ہو بہو اسی انداز میں ہیں جس شان و شوکت سے اس وقت کے شاہی گارڈ کھڑے ہوا کرتے تھے۔

میوزیم کے تین بڑے بڑے ہال ہیں جو کھدائی کے مقامات پر بنائے گئے ہیں۔ پہلے اور سب بڑے Pit میں آگے فوجیوں کی قطاریں ہیں جبکہ پیچھے جنگی رتھیں (Chariots) ہیں۔ اس کے دائیں بائیں Pit نمبر 2 اور 3 ہیں۔ Pit نمبر 2 میں ایک ہزار سے زائد جنگجو اور 90 کے قریب لکڑی کی بنی ہوئی جنگی رتھیں ہیں۔ Pit نمبر 3 کے مجسموں کی نمائش دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ یہ آرمڈ فورسز کا کمانڈ سنٹر تھا۔ اس میں 68 جنگجو، ایک رتھ اور چار گھوڑے ہیں۔ میوزیم کے آثار قدیمہ کی (جن میں مٹی کے بنے ہوئے جنگجوؤں کے مجسمے، رتھیں اور اس وقت کے جنگی ساز وسامان وغیرہ شامل ہیں) مجموعی تعداد 7000 ہے ان میں سے بیشتر کو ان کی اصلی حالت میں محفوظ کیا گیا ہے۔

خاکسار کو بھی یہ میوزیم دیکھنے کا موقعہ ملا تھا۔ وہاں میوزیم کی گفٹ شاپ پر یہ دلچسپ نظارہ بھی دیکھنے کو ملا کہ زائرین ایک خاص مقام پر تصویر بنانا چاہتے تھے لیکن وہاں کی انتظامیہ اس بیک گراؤنڈ میں تصویر بنانے سے روکتی تھی۔ قریب جا کر معلوم ہوا کہ وہاں پیچھے اس بوڑھے کسان کو بٹھایا ہوا تھا جس نے کھدائی کے دوران مجسموں کی خبر منکشف کی تھی۔ چنانچہ وہاں کی انتظامیہ زائرین کو اس شرط کے ساتھ اس کسان کے ساتھ تصویر بنوانے کی اجازت دیتی تھی جب وہ ان کی مقرر کردہ یا اس سے زیادہ رقم کی اشیاء ان کی دوکان سے خریدیں۔ بہر حال یہ ایک ایسی سیر گاہ ہے جو چین کی سیاحت کا شوق رکھنے والوں کی دلچسپی کا باعث ہے۔

حقیقی بیعت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''یاد رکھو کہ بیعت کے بعد تبدیلی کرنی ضروری ہوتی ہے۔ اگر بیعت کے بعد اپنی حالت میں تبدیلی نہ کی جاوے۔ تو پھر یہ استخفاف ہے۔ بیعت بازیچۂ اطفال نہیں ہے۔ درحقیقت وہی بیعت کرتا ہے، جس کی پہلی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے اور ایک نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ ہر ایک امر میں تبدیلی کرنی پڑتی ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 257)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم امان اللہ بلوچ صاحب معلم سلسلہ 327/H.R مروٹ ضلع بہاولنگر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی کاشفہ امان نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سات سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 26 نومبر 2013ء کو نماز عصر کے بعد تقریب آمین ہوئی۔ خاکسار نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی عزیزہ مکرم حافظ عبدالخالق صاحب مرحوم بستی سہرانی ضلع ڈیرہ غازی خان کی پوتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرمہ ثناء منیر سیال صاحبہ سیکرٹری اصلاح وارشاد لجنہ اماء اللہ اقبال ٹاؤن نمبر 1 لاہور تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل واحسان سے خاکسار کی بیٹی نورالابصار نے ناظرہ قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا۔ بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق خدا تعالیٰ نے خاکسار کو عطا کی۔ عزیزہ محترم منیر الدین سیال صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ بیت التوحید لاہور اور محترمہ امۃ الرشید سیال صاحبہ سابق جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ضلع لاہور کی نواسی ہے۔ مورخہ 2 اکتوبر 2013ء کو لجنہ اماء اللہ بیت التوحید کے پروگرام میں بچی کی آمین ہوئی محترمہ تبسم زکریا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بیت التوحید نے بچی سے قرآن مجید کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک خادم دین بنائے۔ قرآن کریم کے نور سے منور کرتے ہوئے قرآن کریم کی تعلیمات کو سیکھنے، سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ولادت

مکرم حمید اللہ صاحب منگلا نائب صدر جماعت احمدیہ چک منگلا ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی مکرم ذکاء اللہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 26 اگست 2013ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام ایان فارس عطا فرمایا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، لائق، خادم دین، فعال زندگی والا اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم طارق احمد ظفر صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ کا موٹر سائیکل پر فیصل آباد جاتے ہوئے ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے بازو پر چوٹیں آئی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مرزا عبدالسلام بیگ صاحب ولد مکرم مرزا عبداللہ بیگ صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی طوبیٰ اسلام کو دل، گردہ، مثانہ، ذہنی معذوری اور بعض اور تکالیف ہیں۔ عرصہ دس سال سے علاج ہو رہا ہے۔ لیکن آرام نہیں آ رہا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ جلد از جلد تمام تکالیف دور کرے اور شفاء کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم خواجہ نسیم احمد بٹ صاحب فیکٹری ایریا سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بیٹا فہیم احمد بٹ عمر 14 سال گراؤنڈ میں کھیل رہا تھا کہ درخت کا ٹہنا ٹوٹ کر بچے کے اوپر گر گیا۔ جس کی وجہ سے کولہے کی ہڈی کا فریکچر ہو گیا۔ اس کے علاوہ بھی کافی چوٹیں آئی ہیں۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد افضل منصور صاحب دارالنصر شرقی محمود ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم محمد اسلم صاحب ابن محترم پیر محمد صاحب سابق کارکن مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ مورخہ 29 نومبر 2013ء کو کافی عرصہ علیل رہنے کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئے۔ وفات کے وقت ابا جان کی عمر 72 برس تھی۔ مورخہ 29 نومبر کو بعد نماز جمعہ گراؤنڈ دارالنصر وسطی میں محترم طارق محمود صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم نصیب احمد صاحب صدر محلہ دارالنصر شرقی محمود ربوہ نے دعا کروائی۔ پسماندگان میں والدہ محترمہ کے علاوہ تین بیٹے خاکسار، مکرم ملک شیراز اسلم صاحب، مکرم ملک محمد انور صاحب اور تین بیٹیاں مکرمہ نائلہ نزہت صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر محمود احمد صاحب آف یو کے، مکرمہ نازش حناء صاحبہ اور مکرمہ سعدیہ اسلم صاحبہ سوگوار چھوڑی ہیں آپ مکرم ماسٹر ملک محمد اعظم صاحب مرحوم دارالعلوم غربی صادق ربوہ اور محترم ملک محمد اکرم صاحب مربی سلسلہ مانچسٹر یو کے کے بھائی تھے۔ مرحوم درویش صفت محنتی اور جماعتی غیرت رکھنے والے وجود تھے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا حامی وناصر ہو۔ آمین

انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع لاہور کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران واحباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چاردیواری اور کم از کم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید وفروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کر لیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

مکرم حامد مقصود عاطف صاحب مربی سلسلہ

کایا شہر بورکینا فاسو میں تین روزہ احمدیہ بکسٹال

مورخہ 9 تا 11 مارچ 2012ء کو شہر کی انتظامیہ سے منظوری حاصل کرنے کے بعد کایا شہر میں ایک بک سٹال لگایا گیا۔

8 مارچ کی شام کو سٹال کی تنصیب کر کے مختلف آرائشی لائٹس اور بینرز کے ساتھ جن میں کلمہ طیبہ کے علاوہ "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" کے بینرز نمایاں تھے سٹال کو سجایا گیا۔ نیز جماعتی خدمات اور ترقیات پر مشتمل تصویری چارٹس بھی آویزاں کئے گئے اور اگلے روز صبح آٹھ بجے دعا کے ساتھ اس کا آغاز کر دیا گیا۔ اس سے قبل مقامی ریڈیو کے ذریعہ اعلان کے علاوہ مختلف اہم مقامات پر اشتہارات چسپاں کئے گئے نیز مختلف مذہبی، سیاسی اور حکومتی شخصیات کو انفرادی طور پر دعوت نامے بھی ارسال کئے گئے۔

کتب کی اس نمائش کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پہلے حصہ میں قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم رکھے گئے تھے۔ دوسرے حصہ میں سادہ قرآن کریم، نماز باترجمہ، قاعدہ یسرنا القرآن کے علاوہ فرنچ زبان میں مہیا دیگر کتب رکھی گئی تھیں۔ تیسرے حصہ میں عربی کتب موجود تھیں جن میں زیادہ اہم تفسیر کبیر کا عربی ترجمہ القول الصریح، رسالہ التقویٰ، معتقدات الجماعۃ تکریم المسیح الناصری وغیرہ کتب شامل تھیں۔ چوتھے حصہ میں دینی اور اختلافی مسائل پر مشتمل 5 مختلف پمفلٹس رکھے گئے تھے جو آنے والے ہر مہمان کی خدمت میں تحفۃً پیش کئے جاتے رہے۔

اس کے علاوہ نمائش کے ایک حصہ میں آنے والے حضرات کی طرف سے پوچھے جانے والے سوالات کے جوابات دینے کا بھی انتظام تھا اور اس حصہ میں مسلسل گہما گہمی رہی۔ نمائش کے دوران مختلف مسلمان فرقوں کے اور دیگر مذاہب کے علماء اور نمائندگان کے ساتھ متعدد مرتبہ سوال وجواب کے سیشن ہوئے۔ تمام سوالات کے جوابات نہایت سکون اور محبت سے دیئے جاتے رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مختلف تربیتی اور اختلافی مسائل پر مشتمل آڈیو اور وڈیو CDs بھی مہیا کی گئی تھیں۔

اس نمائش کا مقصد جماعت احمدیہ کا تعارف، مقاصد، خدمات اور ترقیات کو پیش کرنا تھا۔ جس میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیابی ہوئی اور ایک اندازے کے مطابق قریباً 1100 افراد نے سٹال کو Visit کیا اور 1200 فرانک مالیت کی کتب فروخت ہوئیں نیز 2500 کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ الحمدللہ

اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کوششوں کو قبول فرمائے ان میں برکت ڈالے اور یہاں کے عوام کے دلوں کو احمدیت کے نور سے بھر دے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل یکم جون 2012ء)

ایم ٹی اے کے پروگرام

12 دسمبر 2013ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:35 am	دینی وفقہی مسائل
2:05 am	آخری زمانہ کی علامات
3:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 فروری 2008ء
4:05 am	انتخاب سخن
5:10 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:35 am	الترتیل
6:05 am	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ یوکے
7:35 am	دینی وفقہی مسائل
8:10 am	قرآنک آرکیالوجی
8:50 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:35 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
12:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	پشتو مذاکرہ
4:25 pm	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 6 دسمبر 2013ء
8:05 pm	Chefis Corner
8:35 pm	Maseer-e-Shahindgan
9:05 pm	ترجمۃ القرآن
10:25 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

خبریں

روشنی کی رفتار سے تیز چلنے والا انجن

ناسا کے سپیس سنٹر کے سائنسدان ڈاکٹر ہیرولڈ جی وائٹ اور ان کی ٹیم نے روشنی کی رفتار سے بھی زیادہ تیز چلنے والے انجن کی تیاری کیلئے کام شروع کر دیا ہے تاکہ مستقبل میں خلائی سفر کو زیادہ سے زیادہ آسان بنایا جاسکے۔ یہ ٹیم روشنی کی توانائی کے ایک کوانٹم یا فوٹان پر کام کر رہی ہے۔ ڈاکٹر ہیرولڈ کا کہنا ہے کہ کائنات اپنے قیام کے بعد سے اب تک مسلسل پھیل رہی ہے اور یہ پھیلاؤ انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ ہو رہا ہے، اگر فطرت ایسا کر سکتی ہے تو سوال یہ ہے کہ کیا ہم اس رفتار سے سفر نہیں کر سکتے؟ روشنی کی رفتار کے حصول میں حائل رکاوٹوں کے باوجود یہ ٹیم میکسیکو کے سائنسدان میگوئل الکبیری کے اس خیال سے متاثر ہے کہ روشنی سے بھی تیز تر سفر آئن سٹائن کے خیال کی مخالفت کئے بغیر ممکن ہے تاہم اس تیز رفتار انجن کی تیاری میں ابھی کافی وقت درکار ہوگا اور اگر ایسا ہو گیا تو دیگر ستاروں کے نظام میں داخلہ سینکڑوں یا ہزاروں کے بجائے صرف چند برسوں میں ممکن ہو سکے گا۔

(روزنامہ دنیا 26 جولائی 2013ء)

آم کینسر سے بچاؤ میں معاون ہے

آم کو پھلوں کا بادشاہ کہا جاتا ہے جو گرمیوں میں قدرت کا خاص تحفہ بھی ہے، طبی ماہرین کے مطابق آم میں موجود اینٹی آکسیڈینٹ کمپاؤنڈ بڑی آنت، چھاتی، خون اور غدود کے کینسر سے محفوظ رکھتا ہے جبکہ اس میں موجود وٹامن اے اور اینٹی آکسائیڈ جلد کو داغ دھبوں سے بھی بچاتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ آم کا روزانہ استعمال جلد کو صاف اور چمکدار بنانے کے ساتھ جھریوں سے بھی محفوظ رکھتا ہے جبکہ ایسے لوگ جو بینائی کے مسائل سے دوچار ہیں ان کیلئے بھی آم مفید ہے کیونکہ اس میں موجود بیٹا کیروٹین سے بینائی تیز ہوتی ہے۔

(روزنامہ دنیا 26 جولائی 2013ء)

غذائیت کی کمی سے بچوں کی تعلیمی کارکردگی متاثر

لندن، غذائیت کی کمی سے دنیا میں ایک چوتھائی بچوں کی تعلیمی کارکردگی متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق غذائیت سے بھرپور خوراک کی کمی بچوں کے لکھنے پڑھنے کی صلاحیت پر اثر انداز ہوتی ہے، رپورٹ بھارت، ویت نام، پیرو اور ایتھوپیا میں ہزاروں بچوں پر تحقیق کے بعد مرتب کی گئی جس میں بتایا گیا ہے کہ غذائی کمی کے شکار بچے متوازن غذا لینے والے بچوں کی نسبت زیادہ کمزور اور پڑھنے لکھنے میں بھی پیچھے ہوتے ہیں۔ ترقی پذیر ممالک غذائیت کی کمی کی وجہ سے ناخواندگی اور عددی بحران کی طرف جا رہے ہیں اور دنیا میں بچوں کی تعداد کا ایک چوتھائی حصہ غذائی کمی کے مہلک مسئلے کا شکار ہے۔

(روزنامہ دنیا 26 جولائی 2013ء)

کھدائی کے دوران ڈائنو سار کی دم دریافت

میکسیکو میں ماہرین آثار قدیمہ نے کھدائی کے دوران ڈائنوسار کی دم دریافت کی ہے جس کے بارے میں خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ 7 کروڑ 20 لاکھ سال پرانی ہے۔ ریاست کوہوئیلا کے صحرائی علاقے میں کھدائی کے دوران ملنے والی ڈائنوسار کی دم 16 فٹ لمبی ہے۔ پچھلے 20 دنوں سے ماہرین بڑی احتیاط کے ساتھ اس دم کی صفائی میں مصروف ہیں اور اس کے اوپر کے حصے سے مٹی کی تہہ کو صاف کیا جا چکا ہے۔ اس دم میں ریڑھ کی ہڈی کے جوڑ موجود ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ جس مقام سے یہ دم ملی ہے وہاں ڈائنوسار کے جسم کی باقیات زمین کی گہرائی میں دب چکی ہیں جن کا ملنا مشکل ہے۔

کھانا ہضم کرتا ہے
ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact # 0302-7681425 & 047-6211298

ربوہ میں طلوع وغروب 4 دسمبر

طلوع فجر	5:26
طلوع آفتاب	6:50
زوال آفتاب	11:58
غروب آفتاب	5:06

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

4 دسمبر 2013ء

2:00 am	جمہوریت سے انتہا پسندی تک۔ مذاکرہ
4:00 am	سوال وجواب
6:30 am	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ جرمنی
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 30 جولائی 2010ء
2:00 pm	سوال وجواب
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 فروری 2008ء
8:00 pm	دینی وفقہی مسائل
8:35 pm	آخری زمانہ کی علامات
11:35 pm	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ یوکے

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

FR-10

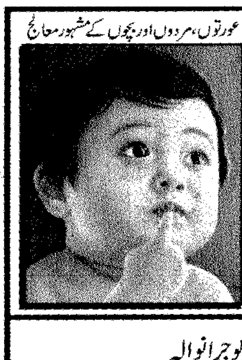
عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج
ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے
(مرحوم) حکیم عبدالحمید اعوان
چشمہ فیض
مطب حمید کا مشہور دواخانہ
ہر ماہ کی 5-4-3 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 7-6 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 12-11-10 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 20-19-18 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ کی 24-23 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ کی 27-26-25 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528
خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء
ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com
سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com